يبتلى الرجل على حسب دينه ،فإن كان دينه صلبا اشتد بلاء ه ، وإن كان فى دينه رقة ابتلاه على حسب دينه ،فما يبرح البلاء بالعبد حتى يتركه يمشى على الأرض وما عليه خطيئة)(ترمذى ،ابن ماجة ،ابن حبان ،حاكم)"حضرت سعدؓ بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے ہم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ کون سے لوگوں کی آزمائش زیادہ سخت ہوتی ہے ؟ آپ ﷺ نے فرمایا انبیاء کی ،پھر دین میں افضل سے افضل آدمی کو اس کی پختہ ایمانی کے مطابق آزمایا جاتا ہے۔ جتنی دین میں پختگی ہوگی اتنی سخت اس کی آزمائش ہوگی ،جو دینی اعتبار سے کچا ہوگا ،اسے بھی اسی کے مطابق آزمایا جائیگا ،بندے کی آزمائش اسی وقت تک جاری رہے گی یہاں تک کہ وہ اس طرح زمین پر چلتا پھرتا رہے گا کہ اس پر ایک گناہ بھی نہ ہوگا۔

امام مسلم نے صحیح میں رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث نقل کی ہے(حفت الجنة بالمكاره وحفت النار بالشهوات)"جنت کو مشقتوں سے اور جہنم کو شہوات سے ڈھانپ دیا گیا ہے"۔

امام بخاری نے اپنے صحیح میں نقل کیا ہے کہ جب کمزور مسلمانوں پر کفار قریش کی ایذائیں بڑھ گئیں ،ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے سائے میں چادر تکیہ بنا کے لیٹے ہوئے تھے ،آپ کے ساتھی (حضرت خباب بن الأرت) آکر کہنے لگے ،کیا آپ ہمارے لئے نصرت الٰہی نہیں مانگتے ؟ کیا آپ ہمارے لئے دعائیں نہیں کرتے ؟ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا(قد كان من قبلكم يؤخذ الرجل فيحفر له فى الأرض فيجعل فيها ،فيؤتى بالمنشار فيوضع على رأسه فيجعل نصفين،ويمشط بأمشاط الحديد ما دون لحمه وعظمه ،فما يصرفه ذلك عن دينه ،والله ليتمن الله هذا الأمر حتى يسير الراكب من صنعاء إلى حضرموت لايخاف إلا الله،و الذئب على غنمه، ولكنكم تستعجلون)"تحقیق تم سے پہلے (نیک) آدمی کو پکڑا جاتا پھر زمین کھود کر اس میں گاڑ دیا جاتا، پھر آری سے چیر کر دو ٹکڑے کرائے جاتے ،اور بعض اہل ایمان کی ہڈی اور گوشت کے درمیان لوہے کی کنگی پھیر دی جاتی ،اس کے باوجود یہ آزمائش اسے دین سے ڈگمگا نہ سکتا تھا، اللہ کی قسم ! اللہ تعالیٰ اس کام (دین اسلام) کو پورا کر کے رہے گا یہاں تک کہ اکیلا سوار صنعاء سے حضر موت تک سفر کریگا، اسے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کا خوف نہ ہوگا، یا اپنے ریوڑ پر بھیڑئے کا خوف ہوگا، لیکن تم لوگ جلدی بازی کرتے ہو"۔

اے نوجوان مبلغ! تمہارے ذمے اب یہ ہے کہ اپنے نفس کو صبر کرنے پر آمادہ کرلو، اور اپنے نفس کو مستقل مزاجی، ثابت قدمی اور حق پر ڈٹے رہنے کا عادی بنادو، اپنے اندر عقیدہ قضاء و قدر گہرا کردو، یہاں تک کہ آپ کامیابی تک پہنچ جائے، اور اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے کہ آپ انبیاء کرام، صدیقین، شہیدوں، صالحین اور اچھے رفقاء کے جھرمٹ میں ہو۔